بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

نئے سال ۱۴۰۵ ہجری کے آغاز کے ساتھ ماہنامہ الحق نے زندگی کے انیس ۱۹ سال پورے کر لئے اور حیاتِ مستعار کی بیسویں منزل میں قدم رکھا۔ یہ سفر کا ایک طویل عرصہ ہے جو محض فضلِ ایزدی سے پورا ہوا۔ نہ وسائل تھے نہ مادی ذرائع پھر جو کچھ بھی ہوا تو خداوند کریم ورحیم کے الطاف وعنایات ہی سے ہوا۔ اب جبکہ الحق زندگی کی دوسری دہائی کے آخری سال سے گزر رہا ہے، ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی توفیق وہدایت کے دروازے اس پر کھولے رکھے اور انہی رحمتوں سے نوازتا رہے جس سے اب تک الحق کو مالامال فرمایا اور اس کے خدام و منتظمین اور مضمون نگاروں کو جادۂ حق پر اس طرح گامزن رکھے کہ اس کا ہر جملہ ہر سطر اور ہر جنبش قلم اظہار حقیقت، وضوح حق اور اعلاء کلمۃ الحق کا ذریعہ بنے۔

★

ایرانی انقلاب کے رہنما "آیت اللہ" روح اللہ خمینی جنہیں دنیا ایک زمانہ اسلامی اتحاد وانقلاب کا علمبردار سمجھتی چلی آرہی تھی مگر اب جب پردہ ہٹنے لگا ہے تو شیعہ عصبیت، تعصب، افتراق وانتشار، صحابہؓ دشمنی کی ایک بھیانک صورتحال سامنے آرہی ہے کہ جنہیں سن کر اور پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ان کی کتاب کشف الاسرار اور دیگر کتابوں میں معتقدات اہل سنت کے بارہ میں کون سے اتہامات والزامات ہیں جو موجود نہیں ہیں اور خلفاء ثلثہ اور صحابہ رسولؐ کے بارہ میں وہ کون سا شرمناک ظالمانہ انداز فکر ہے جسے اختیار نہیں کیا گیا وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو لعنت وملامت کا سزاوار سمجھتے ہیں وہ حضورؐ کے اکثر صحابہؓ کو منافق قرار دیتے ہیں وہ قرآن کے تحریف کے قائل ہیں۔ یہ سب چیزیں اپنی اصل عبارتوں اور حوالوں کے ساتھ اب سامنے آرہی ہیں مگر وہ لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں مسلمانوں کے اتحاد کی دعوت کا اور اپنے ٹھیٹ غیر اسلامی یا کم از کم شیعہ انقلاب کو برابر اسلامی انقلاب کہلانے اور منوانے پر مصر ہیں۔ مگر وہ اپنے اس لبادہ کو بھی برقرار نہ رکھ سکے اور شیعہ فرقے کے آٹھویں امام امام رضاؑ کے یوم ولادت کی مناسبت سے اپنی قیامگاہ پر منعقد ہونے والی ایک خصوصی مجلس میں تو گویا از خود اپنے آپ کو بے نقاب کر بیٹھے اور اس مجلس میں شریک حکومت کے اعلیٰ حکام اور سینئر فوجی حکام جن میں صدر مملکت ایران، وزیر اعظم اور چیف جسٹس بھی شریک تھے ایسی صراحت اور صفائی کے ساتھ اپنے نظریات کا اظہار فرمایا جو امپیکٹ انٹرنیشنل لندن کے الفاظ میں ان کے برپا کئے ہوئے انقلاب کی برق رفتاری کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ ہم ممنون ہیں معاصر الفرقان لکھنؤ کے جس کے توسط سے ہمیں مجلہ امپیکٹ انٹرنیشنل کے شائع کردہ تقریر کے یہ اقتباسات پہنچے ——

آیت اللہ خمینی نے اپنے خطاب میں فرمایا :

" دو باتیں ان کے لئے اکثر رنج وقلق کا باعث بنی رہتی ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے زیادہ افسوسناک ہیں، ان میں سے ایک تو وہ (مستقل) ناکامی ہے جو صدر اسلام سے لیکر آج تک اس معیاری اسلامی حکومت کے قیام میں پیش آتی رہی ہے جو اسلام کا مطلوب ہے۔"

آگے چل کر خمینی صاحب کچھ اور بھی کھلتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے :

" خود پیغمبر اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مختلف دشواریوں، اختلافات اور حربی مصروفیتوں کی وجہ سے حکومت کا نظام اس نہج پر قائم نہیں کیا جا سکا تھا جیسا کہ آپ چاہتے تھے۔"

اس پر قناعت نہیں بلکہ تاریخ اسلامی کے پہلے اور واحد معیاری اسلامی حکومت کے بانی ہونے کے گھمنڈ میں خمینی صاحب نے آگے چل کر اپنے تمام ائمہ بالخصوص سیدنا علیؓ کے عہد خلافت پر بھی خط نسخ پھیرتے ہوئے کہا :

" بعینہٖ یہی بات تمام ائمہ کے زمانوں پر بھی صادق آتی ہے۔ امیرالمومنین سیدنا علی کو اپنے زمانۂ خلافت میں جنگوں، باہمی تنازعوں اور ان منافقین کا سامنا رہا جو کفار سے بھی زیادہ بدتر تھے۔"

مگر حضور اقدس اور حضرت علیؓ کے درمیان تینوں خلفاء حضرات ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ادوار کو وہ ایسا گول کر گئے کہ گویا تاریخ کے اس سلسلۂ سنہری اور معیاری عہد کا وجود ہی کہیں نہیں تھا۔ (اور خمینی اپنی کتابوں میں ان تینوں حضرات کو سازشی منافق اور کیا کیا کہتے آئے ہیں۔) —— دوسری وہ افسوسناک بات جس نے خمینی کو رنج وقلق میں مبتلا کئے رکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور نے وصال سے قبل جو حقیقت یا سچائی حضرت علیؓ کے کان میں رازداری سے منکشف فرمادی تھی، دشمنوں نے ایسا پہرہ بٹھائے رکھا کہ حضرات ائمہ کرام یہ علم دوسروں تک نہ پہنچا سکیں اور نہ ہی ائمہ کرام کو ایسا کوئی کامل شخص مل سکا جسے یہ علم سپرد کر دیا جاتا۔ اور علوم کے یہ سارے خزانے یہ لوگ قبروں میں ساتھ لے گئے۔

خمینی صاحب کو یہ بات کھٹک رہی ہے کہ قرآن تو امت کے ہاتھوں موجود ہے کہیں امت کی "گستاخ نگاہیں" اسکی طرف نہ اٹھ جائیں۔ تو ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کا حقیقی علم اوجھل اور مستور رہا ہے، چودہ سو سال سے علماء مفسرین جو ذخیرے چھوڑ گئے ہیں وہ تو خمینی صاحب کے الفاظ میں قرآن کے مروّجہ مطالب ومعانی ہیں جو قرآن کے مرادات نہیں ہیں —— اسلام کی ساری تاریخ اور تعلیمات پر خط تنسیخ پھیر دینے کے بعد خمینی صاحب اس ساری غزل کا مقطع سناتے ہوئے کہتے ہیں :

" آج جب قادر مطلق نے اس کھوئی ہوئی چیز عادلانہ نظام پر مبنی الٰہی حکومت قائم کرنے کی یہ

کامیابی ایرانی عوام کو ہی عطا فرما دی ہے تو وہ (دشمنانِ اسلام) اس حکومتِ الٰہیہ کے خلاف کیا کچھ نہیں کر رہے؟

امام خمینی کے ان واضح ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ حضورؐ معہ تمام خلفاء ائمہ کے اسلامی نظامِ حکومت کے قیام میں ناکام رہے۔ قرآن کا حقیقی علم اب تک مستور ہے اور اب جبکہ پہلی بار ان کے ہاتھوں سے ایران میں اللہ تعالیٰ اپنی خلافت قائم کر رہا ہے۔ تو سارے عالمِ اسلام نے کافروں کے ساتھ مل کر اس حکومت کو ناکام بنانے کا تہیّہ کر رکھا ہے ـــــ ہم تو خمینی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ وہ اپنے سیاہ لباس میں لپٹی ہوئی ظلمت و جہالت کی سیاہیوں کو کچھ عرصہ اور چھپا نہ رکھ سکے۔ وہ اتنی "سیاہ تاریخ رکھنے والے اسلام" کو پہلی بار زندہ کر رہے ہیں کہ جس پر نہ کبھی عمل ہو سکا نہ اس کا کسی کو علم حاصل ہوا جو کام حضورِ اقدسؐ اور ان کے ساتھی نہ کر سکے اب ان کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا۔ وہ جس "ماضی" کو اپنا "حال" بنانے کی فکر میں ہیں وہ ماضی تو سراسر "ناکامیوں" اور ظلمتوں کا دور ہے ـــــ ہم حیران ہیں کہ ایسے ملحدانہ خیالات کو ہم کسی مخبوط الحواس شیخ فانی کی مجنونانہ بڑ قرار دیں یا تاریخ کی چودہ سو سالہ عیّارانہ سازشوں کی باسی کڑھی کا اُبال سمجھ لیں۔

بہرحال اب وقت آگیا ہے کہ عالمِ اسلام کے علماء اور دانشور اُٹھ کھڑے ہوں اور اسلام کے نام پر اسلام اور عالمِ اسلام کے خلاف صدی کی اس سب سے بڑی "عجمی سازش" کو بے نقاب کریں کہ یہی دین کا تقاضا ہے اور یہی ملّتِ مسلمہ کی وحدت و سالمیّت اور اتحاد و یکجہتی کا مطالبہ ہے۔

—★—

حال ہی میں جن لوگوں نے تحریکِ انکارِ حدیث کے علمبردار منکرِ حدیث غلام احمد پرویز کو ٹیلی ویژن پر فہمِ اقبال کے نام سے "قرآنی علوم و معارف" کے علمبردار کی حیثیت سے پیش کیا وہ نہ تو اسلام کے وفادار تھے نہ نظریۂ پاکستان کے۔ (جو قرآن کے علاوہ سنّت پر مبنی ہے) ایسے لوگوں نے پاکستان ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کا مذاق اڑایا ہے۔ اور جان بوجھ کر ملّتِ مسلمہ کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی ہم اس حرکت کو قابلِ احتجاج نہیں لائقِ صد ہزار لعنت سمجھتے ہوئے اس موضوع پر مزید اظہارِ خیال کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق